سوال

(53)قرآن پاک کھول کر درس سننا اور بوقت خطبہ خطیب کے سامنے اسٹینڈ کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بڑتا؟

زنوبیہ)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

م السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

از مولانا عطاء اللہ حنیف

۔ (۲) اس کی ممانعت کی بھی کوئی وجہ معقول معلوم نہیں ہوتی، نہ اس پر کوئی دلیل ہے۔ لہٰذا جائز ہے:

لقولہ علیہ السلام وماسکت عنہ فھو عفو (مشکوٰۃ) ھذا ما عندی واللہ اعلم۔

؛الہٰ:

کھیا۔

ئے۔

عرّ:

کیلئے؟

نہیں۔

ئے:

(۱) تعلیم وتعلم میں ہر اس طریقہ اور سہولت سے استفادہ جائز ہے جو طریقہ اور سہولت شرعی حکم کے خلاف نہ ہو اور یہ استفادہ بدعت نہیں ہوگا۔ کیونکہ اس سے غرض احداث فی الدین نہیں، بلکہ حصول دین اور اس کی تفہیم واخذ مراد ہے۔ لہٰذا بلاشبہ مدرس کے سامنے مصاحف کھول کر بیٹھنا جائز ہے۔ قرآن

وَکَانت عائشہ یومھا عَبْدُھَا ذَکْرانُ مِن المُصْحَفِ(ص ج ۱ باب امامۃ العبد والمولی۔)

حضرت ابن ابی داوَد اس اثر کو اپنی کتاب ''المصاحف'' میں موصولا لائے ہیں۔ (فتح الباری ج ۲ ص ۱۸۴)

ں اثر کے علاوہ امام محمد نصر مروزی نے اور بھی آثار نقل کیے ہیں چند ایک یہ ہیں:

ھاب عن الرجل یوم الناس فی مصحف قال مازالوا یفعلون ذلک منذ کان الاسلام کان خیار تایقرؤن فی المصاحف (قیام اللیل مروزی)

ب زہری تابعی سے سوال ہوا کہ قرآن مجید دیکھ کر امامت کا کیا حکم ہے؟ تو فرمایا: جب سے اسلام شروع ہوا ہمیشہ علماء کا قرآن مجید دیکھ کر امامت پر عمل رہا ہے۔ ہمارے بہتر لوگ امامت میں قرآن مجید دیکھ کر پڑھتے تھے۔''

سعید عن ابیہ انہ کان یامرہ ان یقوم باھلہ فی رمضان ویامرہ ان یقرء لھم فی المصحف ویقول اسمعنی صوتک۔ (قیام اللیل مروزی)

سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اس کو حکم دیتے کہ اپنے اہل کو لے کر ماہ رمضان میں قیام کرے اور حکم دیتے کہ قرآن مجید دیکھ کر پڑھے اور فرماتے کہ اتنا بلند آواز سے پڑھ کہ مجھے تیری آواز سنائی دے۔''

، آثار سے معلوم ہوا کہ نماز ایسی مہتم بالشان عبادت میں امام بھی مصحف سے دیکھ کر، یعنی قرآن مجید سامنے رکھ کر قراءت کر سکتا ہے تو پھر خارج از نماز درس قرآن مجید میں مدرس کے سامنے قرآن کھول کر بیٹھنا کیوں جائز نہیں؟ اگرچہ ان آثار کو زیر نظر مسئلہ سے براہ راست تعلق نہ ہو، تاہم ادنیٰ مناسبت ضر

(۲) خطبہ جمعہ کا ہو یا عید کا، خطیب کے لیے اپنی جسمانی راحت کے لئے کسی چیز کا سہارا لینا جائز بلکہ سنت ہے۔ اور مندرجہ ذیل احادیث میں اس کا ثبوت ملاحظہ فرمائیں:

عَنِ البَرَاءِ اَن النبی ﷺ نُوول یَومَ العید قوسا فخطب علیہ۔ (سنن ابی داوَد بحوالہ مشکوٰۃ، باب صلوۃ العیدین، ص ۱۲۶)

ے مروی ہے کہ عید کے دن رسول اللہ ﷺ کو کمان پکڑائی گئی اور آپ نے اس کے سہارے خطبہ عید ارشاد فرمایا۔''

۲۔ عَنْ جابر قال شهدت الصلوة مع النبی ﷺ فِیْ یَوْمِ عِیْدٍ فَبَدَأَ بالصلوة قام متکئا علی بلال فحمداللہ واثنی علیہ الخ۔ (رواہ النسائی، مشکوۃ : ص ۱۲۶)

ل اللہ ﷺ نے بغیر اذان اور اقامت کے خطبہ سے پہلے نماز عید پڑھائی اور پھر بلال رضی اللہ عنہ پر ٹیک لگا کر خطبہ عید ارشاد فرمایا۔ ''

۳۔ عَنْ عطاء مرسلا ان النبی ﷺ کَانَ إِذَا خَطَبَ یَعْتَمِدُ عَلٰی عَنزتہ اعتمادا۔ (رواہ الشافعی، مشکوۃ ص ۱۲۶)

تابعی سے مرسل روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ خطبہ دیتے وقت اپنے برچھے پر اعتماد، ٹیک لگایا کرتے تھے۔ ''

ت سے معلوم ہوا کہ خطیب خطبہ پڑھتے وقت کسی چیز کا سہارا لے سکتا ہے اور اصل علت سہارا لینا ہے، کمان برچھی وغیرہ کی حیثیت ثانوی ہے۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ خطبہ دیتے وقت اسٹینڈ پر ٹیک لگانا اور اس پر کتابیں رکھنا جائز ہے۔ بدعت ہونے کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی۔ بشرطیکہ اسٹینڈ پر تکلف، فریب نظرا

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص291

محدث فتویٰ